

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہماری فیملی میں دو گروپ ہیں۔ دونوں ہم عقیدہ ہیں ان دنوں دونوں میں بڑھتی ہوئی رنجش ہے۔ ان میں سے ایک بزرگ اپنی اولاد اور متاثرین سے کہتے ہیں مرجانوں تو فلاں شخص (جس کا تعلق مخالفت گروہ سے ہے) نہ میرا جنازہ پڑھے پڑھائے اور نہ جنازہ کے ساتھ آئے۔

سوال یہ ہے کہ آیا ایسی وصیت کرنا شرعا درست ہے؟ اور اس پر عمل کرنا ضروری ہوگا۔ جب کے اس کے بہت گھناؤنے اثرات کا ظہور بہت مخدوش بلکہ یقینی ہے۔ یہ بھی وضاحت کر دینی ضروری ہے کہ ان بزرگ کی اولاد میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہ منکر وصیت ہے کیونکہ اس سے خاندان مزید ابتری کی طرف مائل ہوگا اور اصلاح کی ممکنہ صورتیں معدوم ہو جائیں گی۔ اور یہ کہ کسی کو ایسی وصیت کہنی ہی نہیں چاہیے جس سے (بعد میں) لواحقین بعد میں فتنہ کا شکار ہوں بلکہ بعد کی باتیں بعد والوں پر چھوڑ دینی چاہیں تاکہ وہ وقت کی مناسبت اور نزاکت کو دیکھ کر معقول فیصلہ کر کے الجھاؤ سے بچ سکیں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

کسی بھی مسلم کے جنازے میں شرکت چونکہ امور خیر میں سے ہے اس کے حصول کی شریعت نے متعدد نصوص میں تخصیص و ترغیب دلائی ہے کہ اس کا خیر کا فاعل لٹنے لٹنے اجرو ثواب کا مستحق ہوگا چونکہ یہ استحقاق بندہ کو اللہ کی طرف سے تفویض کردہ ہے لہذا دنیاوی کمزورتوں اور نزاعات کی بنیاد پر اسمیں کسی کو رکاوٹ بننے کا کوئی اختیار نہیں۔ موصی کو اس قسم کی وصیت فلاں اور فلاں میرے جنازے میں شریک نہ ہوں ناقابل عمل اور اپنے اختیارات کی حدود سے تجاوز کرنا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

فَمَنْ خَافَ مِنْ مَوْصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَعْضُهُمْ فَلَإِنَّهُمُ فَلَا تُحْمُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ فَعَّالٌ لِمَا يُعْتَدِ ۝ ۱۸۲ ... سورة البقرة

"اگر کسی کو وصیت کرنے والے کی طرف سے (کسی وارث کی) طرفدار یا حق تلفی کا اندیشہ ہو تو اگر وہ (وصیت کو بدل کر) وارثوں میں صلح کرادے تو اس پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

لہذا عملہ و رثاء اور عام مسلمان بلا تردد مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کے حقدار ہیں۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج 1 ص 841

محدث فتویٰ